معاش کے اعتبار سے مومن کی تین حالتیں

ایک مؤمن کی معاشی زندگی تین ممکنہ حالتوں میں سے کسی ایک میں ہو سکتی ہے:

۱
فقر

امام بخاریؒ نے اس پر فقر کی فضیلت کا باب قائم کیا۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی اور اکثر صحابہؓ کی زندگی فقیرانہ تھی — یہ حالت صبر کا مقام ہے، اور آپ ﷺ کا یہ فقر اختیاری تھا۔

۲
مالداری

یہ حالت ایک مؤمن کے لیے اللہ کی نعمتوں پر شکر کا موقع فراہم کرتی ہے۔ حدیث: "نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ" — نیک آدمی کے پاس حلال مال کیا ہی خوب ہے۔

۳
کفاف

نہ محتاج، نہ مالدار — بقدرِ ضرورت مال موجود۔ علامہ قرطبیؒ اور علامہ ابن بطالؒ کے نزدیک یہ سب سے بہتر حالت ہے، کیونکہ اس میں فقر و مالداری دونوں کے فتنوں سے سلامتی ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا

"کامیاب ہوا وہ جس نے اسلام قبول کیا اور بقدرِ ضرورت رزق پایا۔"

مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أُوتِيَ مِنَ الدُّنْيَا قُوتًا

"قیامت کے دن ہر مالدار و فقیر یہی تمنا کرے گا کہ اسے صرف بقدرِ ضرورت دنیا دی جاتی۔"

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے ذرائعِ آمدن

مال، فقر، کفاف اور نبوی منہجِ انفاق

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

بنیادی اصطلاحات

معنی	اصطلاح
جنگ کے ذریعے حاصل ہونے والا مال	غنیمت
غنیمت کا پانچواں حصہ	خُمس
بغیر جنگ کے حاصل ہونے والا مال	فَے
جائز تحفہ	ہدیہ
رسول اللہ ﷺ اور اہلِ بیت کے لیے حلال نہیں	صدقہ / زکوٰۃ

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

قبل از نبوت ذرائعِ معاش

١

بکریاں چَرانا

ابتدائی عمر میں مکہ کے گرد بکریاں چَرانے کا کام

٢

تجارت

شام اور دیگر علاقوں کے تجارتی سفر

٣

خدیجہؓ کے مال میں کام

حضرت خدیجہؓ کے تجارتی مال میں امانت داری سے کام

٤

امانت و دیانت

صدق، امانت اور حسنِ معاملہ کی بنا پر "الصادق الامین" کا لقب

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

مدنی دور کے ذرائعِ آمدن

1. غنیمت
2. خُمس
3. مالِ فَے
4. بنو نضیر کی زمینیں
5. فدک
6. خیبر
7. ہدایا و تحائف
8. صدقاتِ نبویہ / باغات

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

مالِ فَے کیا ہے؟

- بغیر باقاعدہ جنگ کے حاصل ہونے والا مال
- مجاہدین میں لازماً تقسیم نہیں ہوتا
- رسول اللہ ﷺ کے شرعی انتظام و تصرف میں ہوتا تھا
- مصارف: اہلِ خانہ کا بقدرِ ضرورت نفقہ، فقراء، مساکین، مسافر، اور دفاعی ضروریات

قرآنی اصول

﴿ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ﴾

"تاکہ مال صرف تم میں سے دولت مندوں کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔"

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

فدک کی حقیقت

خیبر صلح کے بعد ← بغیر جنگ حصول ← مالِ فَے ← رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے انتظام ← اہل خانہ + فقراء + مسافر + اجتماعی مصالح +

اہم وضاحت

فدک بنو نضیر کی جلاوطنی کے وقت حاصل نہیں ہوا؛ یہ خیبر کے بعد صلح کے ذریعے حاصل ہوا، اور اسی لیے مالِ فَے میں شمار ہوتا ہے۔

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

بنو نضیر اور خیبر

بنو نضیر

- مدینہ کے قریب یہودی قبیلہ
- معاہدہ شکنی کے بعد جلاوطنی
- اموال مالِ فَے قرار پائے
- آمدن: اہلِ خانہ کا سالانہ نفقہ + دفاعی مصالح

خیبر

- جنگ کے بعد فتح
- غنیمت کے احکام کا اطلاق
- زمینیں مزارعت پر دی گئیں
- ازواجِ مطہرات کے لیے سالانہ غلہ مقرر ہوا

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

رسول اللہ ﷺ مال کہاں خرچ فرماتے تھے؟

آمدن ← اہل خانہ کی بنیادی ضرورت ← فقراء و مساکین ← مہمان و مسافر ← اہلِ صفہ ← دفاعی ضروریات ← دینی و اجتماعی مصالح

"رسول اللہ ﷺ مال کے مالک تھے، مگر مال آپ ﷺ کے دل کا مالک نہ تھا۔"

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute
drseematahir.com

آمدن کے باوجود فاقہ کیوں؟

1. آمدن مستقل، ماہانہ نقد تنخواہ کی صورت میں نہیں تھی

2. زیرِ کفالت افراد اور اجتماعی ذمہ داریاں بہت زیادہ تھیں

3. آپ ﷺ مال روک کر نہیں رکھتے تھے

4. سائل کو خالی ہاتھ لوٹانا پسند نہ فرماتے تھے

5. آپ ﷺ نے اختیاری سادگی، ایثار اور قناعت اختیار فرمائی

6. وفات کے وقت آپ ﷺ کی زرہ گروی تھی

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

فقر یا کفاف — آپ ﷺ کی ترجیح؟

فقر

- بنیادی ضروریات کا بھی میسر نہ ہونا
- تکلیف اور آزمائش کی حالت
- صبر کی صورت میں باعثِ اجر
- بذاتِ خود مطلوب یا مقصد نہیں

کفاف

- ضرورت کے مطابق رزق
- نہ محتاجی، نہ غیر ضروری فراوانی
- قناعت، سکون اور اعتدال
- آپ ﷺ کی دعاؤں اور سیرت سے اسی کی ترجیح ظاہر ہے

رسول اللہ ﷺ نے مجبور کن فقر یا غیر محدود مالداری کے بجائے "کفاف" —یعنی ضرورت کے مطابق، باعزت اور معتدل رزق— کو پسند فرمایا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا

"اے اللہ! آلِ محمد ﷺ کا رزق بقدرِ ضرورت بنا دے۔"

آپ ﷺ نے فقر کے فتنے اور مالداری کے فتنے — دونوں سے اللہ کی پناہ مانگی۔

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

نبوی منہجِ مال — نہ رہبانیت، نہ مادہ پرستی

حلال کمائی ← بقدرِ ضرورت استعمال ← اہل و عیال کے حقوق ← قناعت اور شکر ← اضافی مال کا انفاق ← آخرت کی تیاری

- اسلام غربت کو مقصد نہیں بناتا
- اسلام حرام، حرص، اسراف اور ذخیرہ اندوزی کی مذمت کرتا ہے
- مال نیک ہاتھ میں خیر کا ذریعہ بن سکتا ہے
- اصل فضیلت مال کی قلت یا کثرت نہیں، بلکہ تقویٰ، شکر، صبر اور صحیح مصرف ہے
- نبوی طرزِ زندگی کا بہترین لفظ "کفاف مع قناعت" ہے

> "نبوی زندگی کا اصول یہ تھا: ضرورت پوری ہو، دل قانع رہے، اور زائد مال اللہ کی راہ میں جاری ہو جائے۔"

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

فقر اور غنا کا اسلامی تصور

لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

(حدیثِ نبویؐ — صحیح بخاری و مسلم)

ترجمہ: ”غنا (مالداری) مال کی کثرت کا نام نہیں، بلکہ حقیقی غنا دل کے سیر ہونے کا نام ہے۔“

حقیقی غنا کیا ہے؟

- حقیقی غنا دل کی قناعت اور اطمینان کا نام ہے، مال کی کثرت کا نہیں۔
- بہت سا مال رکھنے والا شخص بھی دل کی حرص کی وجہ سے حقیقتاً فقیر ہو سکتا ہے۔
- کم مال رکھنے والا شخص، اگر دل سے قانع ہو، تو حقیقی معنوں میں غنی ہے۔
- امام نوویؒ کے مطابق: قابلِ تعریف غنا نفس کی سیری اور حرص کی کمی کا نام ہے — جو ہمیشہ زیادہ کا طالب رہے، وہ حقیقتاً غنی نہیں۔

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

فقر کی حقیقت — تین صورتیں

امام غزالیؒ: "فقر اس چیز کے نہ ہونے کا نام ہے جس کی انسان کو ضرورت ہو" — فقر ایک نسبتی (relative) حالت ہے۔

فقر

فقر الی اللہ

سب سے بلند روحانی تعبیر: اپنی ذات، رزق، ہدایت، علم اور بقاء — ہر چیز میں اللہ کا محتاج ہونے کا شعور۔

﴿یَا أَیُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ﴾

فقرِ قلب

مالدار ہونے کے باوجود ہمیشہ خود کو محروم و محتاج سمجھنا۔

علامتیں: نہ ختم ہونے والی حرص، دوسروں کے مال پر نظر، نعمتوں کی ناقدری، قناعت کا فقدان — بظاہر غنی، باطن میں فقیر۔

مالی فقر

خوراک، لباس، رہائش، علاج اور اہل و عیال کی بنیادی کفالت کے وسائل کا نہ ہونا۔

یہ ایک آزمائش ہے — صبر پر اجر ملتا ہے، مگر شریعت نے اسے مطلوب نہیں بنایا: زکوٰۃ، صدقات اور محنت کی ترغیب اسی لیے ہے۔

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

فقیرِ صابر یا غنیِ شاکر — کون افضل؟

اس مسئلے میں علماء کے مابین ایک معروف اختلاف ہے:

قولِ دوم: غنیِ شاکر افضل ہے

- زکوٰۃ و صدقہ ادا کرتا ہے
- مساجد و مدارس قائم کرتا ہے
- یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کی کفالت کرتا ہے
- جہاد اور دینی خدمات میں خرچ کرتا ہے

قولِ اول: فقیرِ صابر افضل ہے

- دنیا کے حساب سے نسبتاً محفوظ رہتا ہے
- مال کی آزمائشوں سے دور رہتا ہے
- قیامت کے حساب میں ہلکا ہو سکتا ہے
- صبر کے ذریعے بلند درجات پاتا ہے

معتدل و راجح تطبیق

مطلق فیصلہ کرنے کے بجائے ہر شخص کی حالت دیکھی جائے: صابر و متقی فقیر، ناشکرے مالدار سے افضل ہے؛ شاکر و سخی مالدار، غافل فقیر سے افضل ہو سکتا ہے۔ اصل معیار وہی ہے:

"إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ﴾ — "بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ ﴿

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute

امام غزالیؒ کا فلسفۂ فقر

مال کا انسان سے دور ہونا فقر ہے؛ انسان کے دل کا مال سے دور ہونا زہد ہے—فقیر کا درجہ خالی ہاتھ سے نہیں، دل کے حال سے متعین ہوتا ہے۔

۱ مستغنی
بلند ترین درجہ — مال کے ہونے یا نہ ہونے سے دل متاثر نہیں ہوتا، بھروسا صرف اللہ پر

۲ زاہد
دل مال سے بے رغبت — خدشہ کہ مال اللہ سے غافل نہ کر دے

۳ راضی
مال نہ ہونے پر بھی اللہ کے فیصلے پر دل سے راضی و مطمئن

٤ قانع
موجودہ حالت پر قناعت، سوال و ذلت سے اجتناب، حلال کوشش جاری

٥ حریص فقیر
مال کے حصول کے لیے دل بے قرار — فقر کے اجر سے محروم رہ سکتا ہے

٦ مضطر
شدید تنگی میں — سوال جائز؛ درجہ اس کے دل کے حال سے طے ہوگا

اصل سوال یہ نہیں کہ انسان کے پاس کتنا مال ہے، بلکہ یہ کہ مال کا اُس کے دل میں کتنا مقام ہے۔

© 2026 Dr. Seema Tahir Institute